سوال

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ درجہ ذیل حدیث اور دعا صحیح ہیں یا نہیں؟ اور اگر یہ صحیح ہیں تو کیا میرے لیے یہ ممکن ہے کہ اس دعا کو سجدے یا تشہد کی حالت میں پڑھوں؟ اور اگر یہ دونوں صحیح نہیں ہیں تو کیا اس دعا کو تشہد یا سجدے کی حالت میں پڑھنا بدعت میں شمار ہوگا؟ وہ حدیث یہ ہے: سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگی ہیں اور ہمیں ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں ہیں، تو اس پر ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں ہیں اور ہمیں ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں ہے! تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس میں وہ سب شامل ہوں؟ تم کہو: یا اللہ! میں ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہے، اور میں ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری پناہ مانگی ہے، تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے، اور تجھ پر ہی اہداف تک پہنچنے کا بھروسا ہے، نیز نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت اللہ تعالی کے بغیر ممکن ہی نہیں۔) ترمذی

جواب

الحمد للہ

اول:

اس حدیث کو امام ترمذی: (3521) نے لیث بن ابی سلیم سے روایت کیا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "تقریب التہذیب" (2/464) میں لکھتے ہیں کہ: "صدوق اختلط جداً ولم يتميز حديثه فترك" یعنی یہ راوی صدوق ہے، اس کا حافظہ بہت زیادہ خراب ہو گیا تھا کہ احادیث میں فرق نہیں کر پاتا تھا، تو اس سے حدیث لینا ترک کر دیا گیا۔ ختم شد

نیز اس حدیث کو الشیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی ضعیف ترمذی وغیرہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔

تاہم اس حدیث میں مذکور دعا ایک اور حدیث جو کہ اس حدیث سے قدرے لمبی ہے اس میں ثابت ہے، وہ یہ ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھائی: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا

ترجمہ: یا اللہ! میں تجھ سے جلدی اور دیر سے ملنے والی ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں، وہ بھی جس کا مجھ علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھ علم نہیں۔ اے اللہ! میں جلدی آنے والے اور دیر سے آنے والے ہر قسم کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جس کا مجھے علم ہے اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہے۔ اور میں ہر اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کر دے۔ اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کر دے۔ اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے میرے لیے خیر کا باعث بنا دے۔

اس حدیث کو امام احمد نے مسند احمد: (24498) میں اور ابن ماجہ: (3846) نے روایت کیا ہے، نیز البانی نے اسے صحیح الجامع: (1276) میں صحیح قرار دیا ہے۔

نیز جس دعا کے الفاظ اچھے اور مناسب ہوں، اس کا معنی بھی ٹھیک ہو تو اس دعا کو مانگا جا سکتا ہے، چاہے وہ الفاظ ضعیف حدیث میں منقول ہوں، بلکہ اگر وہ الفاظ سرے سے کسی بھی حدیث یا اثر میں مذکور نہ ہوں تب بھی انہیں اپنی دعا میں شامل کیا جا سکتا ہے؛ اس لیے بندے کو یہ مکمل اختیار حاصل ہے کہ اپنی نماز میں دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کرنے کے

لیے جو بھی دعا موقع مناسبت کے اعتبار سے اچھی لگے وہ مانگ لے ، ساتھ میں یہ بھی واضح رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعا کا اہتمام کرنا زیادہ بہتر اور بابرکت عمل ہوگا، تاہم یہ چیز دعا کے الفاظ میں شرط نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [تشہد میں دعا مانگنے کی ترغیب دینے کے متعلق] فرمان ہے : (پھر اپنی دعا میں انہی الفاظ کو استعمال کرے جو اسے سب سے اچھے لگتے ہوں) اسے بخاری : (835) اور مسلم : (402) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جبکہ سجدے میں محنت سے دعا مانگو؛ کیونکہ عین ممکن ہے کہ تمہاری دعا قبول کر لی جائے) اسے مسلم : (479) نے روایت کیا ہے۔

واللہ اعلم